



قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ زَارَ جَدِّي عَارِفًا بِحَقِّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حِجَّةً مَقْبُولَةً وَ عُمْرَةً مَبْرُورَةً، وَاللَّهُ يَأْتِنُ مَارِدٍ مَا تَطْعُمُ النَّارُ قَدَمَا تَغْبَرْتُ فِي زِيَارَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا شِئَا كَانَ أَوْ رَاكِبًا، يَا ابْنَ مَارِدٍ! أَكْتُبُ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَاءِ الذَّهَبِ. (وسائل الشيعة، ج 10، ص 294)

امام صادق علیہ السلام (ابن مارد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں سوال کے جواب میں) فرماتے ہیں: جو شخص بھی میرے جد امجد کی حق معرفت کے ساتھ زیارت کرے، پروردگار عالم اس کے ہر قدم کے عوض اور بدلے میں اس شخص کو ایک حج اور عمرہ مقبول کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔

اے ابن مارد! خدا کی قسم! (قیامت کے دن) آگ اس قدم کو کبھی نہیں جلائے گی جو امیر المؤمنین کی زیارت (سوار یا پیدل) کے راستے میں خاک و غبار آلود ہو جائے۔

اے ابن مارد! اس حدیث کو سونے کے پانی اور سنہری حروف سے لکھ لیں!
قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ زَارَ وَاحِدًا مِنَّا كَانَ كَمَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.
(بحار الأنوار، ج 97، ص 118)

امام جعفر صادق علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی ہم (چودہ معصومین علیہم السلام) میں سے کسی کی بھی زیارت کریں وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے سید الشهداء حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہو۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: زِيَارَةُ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ وَ زِيَارَةُ قُبُورِ الشَّهَدَاءِ وَ زِيَارَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ تَعْدِلُ حِجَّةً مَبْرُورَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ. (وسائل الشيعة، ج 10، ص 278)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کرنا، شہداء کے قبور کی زیارت کرنا، اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ قبول شدہ حج انجام دینے کے برابر ہے یعنی ثواب میں برابر ہے

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ... مَا كَانَ مِنْ هَذَا أَشَدَّ فَالْثَّوَابُ فِيهِ عَلَى قَدْرِ الْخَوْفِ، وَ مَنْ خَافَ فِي إِثْبَانِهِ آمَنَ اللَّهُ رَوْعَتَهُ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 357)

امام صادق علیہ السلام (نے اپنے ایک صحابی «محمد بن مسلم» سے جو خوف اور اندیشے کے ساتھ اباعبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جا رہے تھے)

فرمایا: (اے محمد بن مسلم! جان لو) یہ زیارت جتنی ہی مشکل اور خطرناک ہو اسی حساب سے اس زیارت کا ثواب و پاداشت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور جو شخص بھی امام کی زیارت کے راستے میں ڈر و خوف اور ہراس کی حالت میں سفر کرے تو پروردگار عالم اسے قیامت کے دن کی خوف و ہراس سے محفوظ رکھے گا اس وقت جب کہ وہاں تمام لوگ پروردگار کے حضور حاضر کھڑے ہوں گے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: سَتَذْفَنُ بَضْعَةً مِنِّي بِأَرْضِ خُرَاسَانَ لَا يَزُورُهَا مُؤْمِنٌ إِلَّا أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَ حَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ. (من لا يحضره الفقيه، ج 2، ص 585)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے جسم کا ایک حصہ یا ٹکرا سرزمین خراسان میں دفن ہو گا۔ کوئی مؤمن نہیں جو اس کی زیارت کر سکے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب قرار نہ دے اور اس کے جسم کو دوزخ و جہنم کی آگ کے لئے حرام قرار نہ دے۔

داود الصّرفی قال: قُلْتُ لَهُ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ - : إِنِّي زُرْتُ أَبَاكَ وَ جَعَلْتُ ذَلِكَ لَكَ. فَقَالَ: لَكَ مِنَ اللَّهِ أَجْرٌ وَ ثَوَابٌ عَظِيمٌ وَ مِنَّا الْمَحْمَدَةُ. (بحار الأنوار، ج 99، ص 256)

داود الصّرفی کہتے ہیں: میں نے ان سے (ابا الحسن یعنی امام کاظم علیہ السلام) سے عرض کیا: میں نے آپ علیہ السلام کے والد گرامی کی قبر کی زیارت کی ہے اور اسے میں نے آپ علیہ السلام کے لئے (یعنی آپ علیہ السلام کی طرف سے یا نیابت میں) قرار دی ہے۔ تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں پروردگار عالم جزائے خیر اور عظیم ثواب عطاء فرمائے اور ہم بھی تمہاری (اس نیک عمل کے انجام دہی پر) ستائش اور شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ قُلْتُ لِلرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا لِمَنْ زَارَ أَبَاكَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَهُ الْجَنَّةُ فَزُرْهُ.

(سفينة البحار، ج 1، ص 565)

(ابن سنان سے نقل ہے کہ میں نے حضرت رضا علیہ السلام سے عرض کیا: جو شخص آپ کے والد گرامی (امام کاظم علیہ السلام) کی زیارت کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے؟)

تو حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے جنت ہے، پس اس کی زیارت کرو۔

قَالَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَنْقُضِ الْأَيَّامَ وَ اللَّيَالِيَ حَتَّى تَصِيرَ طُوسٌ مُخْتَلَفَ شِيعَتِي وَ زُوَارِي، أَلَا فَمَنْ زَارَنِي فِي غُرْبَتِي بِطُوسٍ كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ. (بحار الأنوار، ج 99، ص 39)

امام رضا علیہ السلام نے (دَعْبِلَ بْنَ عَلِيٍّ خُزَاعِي سے) فرمایا: دن اور راتیں نہیں گزریں گی مگر شہر طوس (مشہد مقدس) میرے زائرین، شیعوں اور چاہنے والوں کی محلّ رفت و آمد نہ بن جائے۔

آگاہ ہوجاؤ! پس جو بھی شہر طوس (مشہد مقدس) میں میری غربت (جلاوطنی، عالم غربت، وطن سے دور) کے دوران میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن وہ شخص میرے ساتھ (یعنی اس کا مرتبہ امامت کے برابر) ہو گا اور اسے بخش دیا جائے گا۔

قَالَ الْإِمَامُ الْعَسْكَرِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَبْرِي بِسَرٍّ مَنْ رَأَى أَمَانًا لِأَهْلِ الْجَانِبَيْنِ.

(بحارالأنوار، ج 99، ص 59)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: سامرا میں میری قبر دونوں جانبین کے لوگوں (عامہ و خاصہ یعنی شیعہ اور سنی) کے لئے امن و امان اور حفاظت کا ذریعہ ہے۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلَّهِ حَرَمًا وَهُوَ مَكَّةُ وَ لِرَسُولِهِ حَرَمًا وَهُوَ الْمَدِينَةُ وَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَرَمًا وَهُوَ الْكُوفَةُ وَ لَنَا حَرَمًا وَهُوَ قُمْ، وَ سَتَذْفَنُ فِيهِ إِمْرَأَةٌ مِنْ وَلَدِي تُسَمَّى فَاطِمَةً مَنْ زَارَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (بحارالأنوار، ج 99، ص 267)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پروردگار عالم کے لئے ایک حرم ہے وہ «مکہ» ہے، رسول خدا (ص) کے لئے ایک حرم ہے وہ «مدینہ منورہ» ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے ایک حرم ہے وہ «شہر مقدس کوفہ» ہے۔ اور ہم اہل بیت (ع) کے لئے ایک حرم ہے وہ «شہر مقدس قم» ہے۔

عنقریب میری اولاد میں سے ایک خاتون «بنام فاطمہ» کو اس شہر مقدس میں دفن کیا جائے گا اور جو کوئی اس خاتون «بنام فاطمہ» کی زیارت کرے گا اس کے لئے بہشت اور جنت واجب ہو جائے گی۔

قَالَ الْإِمَامُ الْهَادِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ أَنَّكَ زُرْتَ قَبْرَ عَبْدِ الْعَظِيمِ عِنْدَكُمْ لَكُنْتَ كَمَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (بحارالأنوار، ج 99، ص 268)

(شہر «ری» (تہران) کے لوگوں میں سے ایک شخص امام محمد تقی الہادی علیہ السلام کی زیارت کو پہنچے) تو امام ہادی علیہ السلام نے اس شخص سے پوچھا: تم کہاں تھے؟ اس شخص نے عرض کیا (مولا): امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا ہوا تھا۔

تو اس وقت حضرت امام ہادی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: آگاہ اور ہوشیار رہیں! شاہ عبد العظیم حسنی کی قبر جو تمہارے شہر (ری یعنی تہران) میں موجود ہے اس کی بھی زیارت کیا کریں تو ایسا ہے جیسے حسین بن علی علیہما السلام کی (کربلاء معلی میں) زیارت کی ہو (یعنی شاہ عبد العظیم حسنی جن کی قبر مطہر شہر تہران میں ہے ان کی زیارت کا ثواب ایسا ہے جیسے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے)۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: الزِّيَارَةُ تُنْبِتُ الْمَوَدَّةَ. (بحارالأنوار، ج 71، ص 355)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: زیارت کرنا، مودت، محبت اور دوستی کا باعث بنتا ہے۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزُورَ قُبُورَنَا فَلْيَزُرْ قُبُورَ صَلَحَاءِ إِخْوَانِنَا. (بحارالأنوار، ج 74، ص 311)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری (ہم اہل بیت علیہم السلام کی) قبروں کی زیارت نہیں کر سکیں تو اسے چاہیے کہ ہمارے صلحاء (صالح) اور نیک بھائیوں کی قبروں کی زیارت کرے۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَزَاوَرُوا، فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ أَحْيَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَذِكْرًا لِأَحَادِيثِنَا وَ أَحَادِيثُنَا تُعْطَفُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ. (بحارالأنوار، ج 71، ص 258)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اے ہمارے شیعو! تم) ایک دوسرے کی زیارت کو جایا کرو، بے شک تمہاری ایک دوسرے کی زیارت اور ملاقات کرنے سے ہماری (اہل بیت علیہم السلام) کی احادیث اور نورانی کلمات کی یاد آوری اور تمہارے دل زندہ ہو جائیں گے اور یاد رکھنا! ہماری احادیث کی وجہ سے تمہارے درمیان عطوفت و محبت اور پیار و آشتی بڑھے گی۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا انْصَرَفَ الرَّجُلُ مِنْ إِخْوَانِكُمْ مِنْ زِيَارَتِنَا أَوْ زِيَارَةِ قُبُورِنَا فَاسْتَقْبِلُوهُ وَ سَلِّمُوا عَلَيْهِ وَ هَنِّئُوهُ بِمَا وَهَبَ اللَّهُ لَهُ فَإِنَّ لَكُمْ مِثْلَ ثَوَابِهِ. (بحار الأنوار، ج 99، ص 302)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی تمہارا کوئی دینی بھائی ہم (اہل بیت علیہم السلام) کی زیارت سے یا ہمارے قبور کی زیارت سے واپس آئے تو اس شخص کی استقبال اور اسے خوش آمدید کہنے جاؤ اور اسے سلام و تبریک و تہنیت اور مبارکباد دو،

اس تحفے کی عوض جو پروردگار عالم نے اس زائر (ہماری زیارت کرنے والے) کو دیا ہے۔
درحقیقت، اس شخص کے لئے وہی اجر و ثواب ملے گا جو اس زیارت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عطا کرے گا
(گویا زائر کی استقبال کرنا، سلام و مبارک باد دینے کا اتنا ثواب ملے گا جیسے اس زیارت کرنے والے کو ملتا ہے)۔